نوحہ

127

در ڈھونڈ کے زنداں کا یہ کہتی ہے سکینہؑ،
بابا مجھے سینے پہ سلانے چلے آؤ
اِس عالمِ تنہائی میں مر جاؤں نہ بابا،
مرنے سے سکینہؑ کو بچانے چلے آؤ

ہر وقت تری یاد میں روتی ہے سکینہؑ
مغموم تری آس میں ہوتی ہے سکینہؑ
ناراض تری لختِ جگر تجھ سے ہے بابا،
روٹھی ہوئی بیٹی کو منانے چلے آؤ

میں چین کا اِک سانس بھی بابا نہیں لیتی
یہ پیاس کی شدت مجھے سونے نہیں دیتی
اب نیند تری بیٹی کو نہ آئے گی بابا،
اِک چین کی لوری ہی سنانے چلے آؤ

اصغرؑ میرا بھیا وہ میری جان کہاں ہے
چھ ماہ جو دنیا میں تھا مہمان کہاں ہے
بابا مجھے بھیا کی جدائی نہیں بھولی،
اصغرؑ کو سکینہؑ سے ملانے چلے آؤ

اِک داغ ہے بھائی کا کمر توڑ دی جس نے
اِک داغ ہے بیٹے کا نظر چھین لی جس نے
جو دل پہ لگے زخم تمہیں کرب و بلا میں،
بابا وہ سکینہؑ کو دکھانے چلے آؤ

بستر نہیں سونے کے لئے فرشِ زمیں ہے
میں شہہؑ کی یتیمہ ہوں میرا قلب حزیں ہے
زنداں کا اندھیرا ہے مقدر میرا بابا،
تاریکیِ زنداں کو مٹانے چلے آؤ

میں آلِ محمدؐ کے گھرانے کا نگینہ
اِس واسطے بابا مجھے کہتے تھے سکینہؑ
ظالم کے طمانچوں نے سکوں چھینا ہے میرا،
کب آؤ گے بابا یہ بتانے چلے آؤ

وہ ظلم کئے شمر نے چہرے سے عیاں ہیں
رخسار پہ ظالم کے طمانچوں کے نشاں ہیں
بابا میرے رونے پہ یہاں پہرے لگے ہیں،
اِن پہروں کو اے بابا ہٹانے چلے آؤ